اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس:

بلبل ایک روایتی پرندہ ہے جو ہر جگہ موجود ہیں۔ سوائے وہاں کے جہاں اسے ہونا چاہیے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ نے چڑیا گھر میں یا باہر بلبل دیکھی ہے تو یقیناً کچھ اور دیکھ لیا ہے۔ ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں، قصور ہمارا نہیں ہیں ہمارے ادب اور شاعروں نے نہ بلبل دیکھی ہے نہ اسے سنا ہے کیونکہ اصلی بلبل اس ملک میں نہیں پائی جاتی ہے۔ کہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں کہیں بلبل ملتی ہے لیکن کوہ ہمالیہ کے دامن میں شاعر نہیں ہوتے۔

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

سبق کا نام: ملکی پرندے اور دوسرے

حل لغت: خوش گلو: سریلی آواز۔ قصور: غلطی۔ کوہ ہمالیہ: ہمالیہ کا پہاڑ۔ دامن: کنارہ۔ دامن کوہ: پہاڑ سے ملا ہوا میدان یا وادی۔

سیاق و سباق:

مصنف بلبل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلبل ایک کے روایتی پرندہ ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔ ہمارے شعرا نے بلبل دیکھی ہے نہ اسے سنا ہے بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا گیا ہے یوں ہی بغیر دیکھے اس کا نام

بلڈر جاتی ہے بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے میں سونے رات نہیں علاتی بلبل نقل مکانی نہیں کرتیں کیونکہ یہ پہلے سے ہی ہر جگہ موجود ہوتی ہے ۔

تشریح :

مصنف اس عبارت میں بلبل کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ بلبل ایسا پرندہ ہے جس کا نام حکایت میں شامل رہا ہے۔ اور اب بھی اسے روایتی پرندہ سمجھا جاتا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ اگر آپ نے چڑیا گھر میں یا اس کے آس پاس بلبل کو دیکھا ہے۔ تو یقینا کچھ اور دیکھا ہوگا۔ ہماری غلطی ہے کہ ہم ہر سریلی آواز والے پرندے کو بلکل سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اس غلط فہمی میں ہم سے زیادہ ہمارے ادب کا قصور ہے۔ ہمارے شہر نے اصل بلبل دیکھا ہی نہیں ہے اور نہ ہی سنا ہے۔ یوں ہی اسے ادب کا حصہ بنا ڈالا ہے۔ اس لیے بلبل اس ملک کو نہیں پائی جاتی ۔ سنا ہے کہ یہ پرندہ برصغیر پاک وہند میں واقع پہاڑی سلسلہ (کوہ ہمالیہ) میں موجود ہے۔ لیکن کوہ ہمالیہ کی وادیوں میں شاعر ہرگز نہیں ہوتے۔ اس لیے اسے ایک روایتی پرندے کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا۔